سوال

(251)ملکیت ہبہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسمات سعیداں کو اس کی ماں کی ملکیت میں سے جو حصہ ملا تھا جو اس (سعیداں) نے اپنی حیاتی میں ہوش وحواس کی حالت میں اپنے دو ماموں کو ہبہ کردیا، ہبہ نامہ دستاویزی صورت میں تحریر شدہ ہے جس کے گواہ بھی موجود ہیں لیکن اس جائیداد کا قبضہ علی خان اور جعفر کو ابھی تک نہیں ملا، بلکہ قبضہ دوسرے لوگوں کے پاس ہے۔ اب مسمات سعیداں فوت ہوگئی ہے جس نے ورثاء چھوڑے ایک سوتیلا بھائی اور ایک سوتیلی بہن، ایک سوتیلی ماں اور دوسگے ماموں علی خان اور جعفر۔ وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق مرحومہ سعیداں کی ملکیت کا حقدار کون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ مرحومہ کی کل ملکیت میں سب سے پہلے مرحومہ کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے گا، پھر اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے، اس کے بعد اگر میت نے کوئی وصیت کی تھی تو اسے کل مال کے تیسرے حصے تک پورا کیا جائے، اس کے بعد منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو ایک روپیہ قرار دے کر تقسیم اس طریقے سے کی جائے گی۔ 5 آنے 4 پیسے کی وصیت جو مرحومہ نے کی تھی اسے ادا کیا جائے، اس کے بعد جو 10 آنے 8 پیسے باقی بچے وہ وارثوں میں تقسیم کیا جائے ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 660

محدث فتویٰ